مولانا عبدالرشید پھلن شریف
خلیفۂ مجاز حضرت صاحب ملفوظات

آخری قسط
(۶)

ملفوظات — حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحؒ — سے

اعمال صالحہ | فرمایا : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات فرمائی ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ایک انصاری سے مواخات فرمائی - اس انصاری نے کہا کہ میری دو عورتیں ہیں۔ ایک کو میں طلاق دینے کو تیار ہوں تم اسے اپنے نکاح میں لے آؤ۔ میرے پاس جو مال ہے وہ بھی تم آدھا لے لو۔

حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ بارك الله فيك ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان میں برکت دے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میں تو صرف تجارت کروں گا۔ دیکھئے یہ اصحابی کتنا متوکل تھا۔

حضرت سلمان فارسی رضؓ کی مواخات حضرت ابوالدرداء سے کرائی گئی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد وہ عراق کو چلے گئے ۔ اور حضرت ابوالدرداء بیت المقدس کو تشریف لے گئے حضرت ابوالدرداءؓ نے حضرت سلمانؓ کو عراق میں خط لکھا ۔ " الحمد لله الذي انزلني في الارض المقدسة واعطاني مالاً و اولاداً " ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مدینہ منورہ سے نکالا اور پھر مجھے مقدس زمین میں اتارا۔ اور مجھے مال و اولاد عطا فرمایا ۔ حضرت سلمانؓ نے جواب میں لکھا : فاعلم يا ابا الدرداء ان الارض المقدسة لا تقدس الانسان ۔ ولكن تقدس الانسان بالاعمال الصالحة والاخلاق الفاضلة ۔ یعنی تم نے کہا کہ ارض مقدس میں رہتا ہوں ۔ یاد رکھو ! ارض مقدس انسان کو پاک نہیں کرتی ۔ بلکہ انسان اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ فاضلہ سے پاک ہوتا ہے ۔ اور تو نے لکھا ہے کہ اللہ نے مجھے مال اور اولاد عطا کی ہے ـــ فياليتني اعطاك الله بدل المال علماً نافعاً وبدل الاولاد عملاً صالحاً ۔ کاش ! اللہ تعالیٰ تجھے مال کے بدلے نفع دینے

والا علم عطا فرماتا۔ اور اولاد کے بدلے عمل صالحہ کی توفیق دیتا ــــ لہذا انسان کے لئے حقیقتاً دو چیزیں فائدہ مند ہیں۔ اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ فاضلہ۔

شریعت کی اہمیت | شریعت کیا چیز ہے۔؟ شریعت مجموعہ ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال افعال اور احوال کا۔

طریقت کیا چیز ہے۔؟ طریقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال پر عمل کرنے کا نام ہے۔

حقیقت کیا چیز ہے۔؟ حقیقت "الاخلاص بالعمل" عمل میں اخلاص ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مطلوب ہو۔ ریا اور دکھلاوا نہ ہو) کو کہتے ہیں۔

معرفت کیا چیز ہے۔؟ معرفت دیدارِ حق ہے۔ ہمارے حضرات فرماتے ہیں: من لا حظ لہ فی الشریعۃ لاحظ لہ فی الطریقۃ من لاحظ لہ فی الطریقۃ لاحظ لہ فی الحقیقۃ ومن لاحظ لہ فی الحقیقۃ لاحظ لہ فی المعرفۃ فالمعرفۃ ثمرۃ الحقیقۃ والحقیقۃ ثمرۃ الطریقۃ۔ والطریقۃ ثمرۃ الشریعۃ۔ والشریعۃ اصلھا واساسھا۔

یعنی جس نے شریعت پر عمل کرکے لطف نہ اٹھایا اس نے طریقت کا لطف نہ اٹھایا جس نے طریقت پر چل کر حظ حاصل نہ کیا اس کا حقیقت میں کچھ حصہ نہیں۔ جس نے حقیقت حاصل کرکے کوئی لطف نہ اٹھایا اسے معرفت کا حظ نصیب نہیں ہوتا۔ پس "معرفت" "حقیقت" کا پھل ہے۔ اور "حقیقت" "طریقت" کا پھل ہے۔ اور "طریقت" "شریعت" کا پھل ہے۔ اور شریعت ان سب کی بنیاد ہے۔

ــــ تو اصل چیز شریعت ہے۔ باقی سب اس کا نتیجہ ہیں ــــ!

علم روح ہے اور جہل (بے علمی) موت ہے۔ علم کا روح عمل ہے۔ اور عمل کا روح اخلاص ہے۔ اور اخلاص کا بھی روح ہے۔ وہ ہے عدم رؤیۃ الاخلاص فی اخلاصہ جو نہایت درجہ کا مخلص ہو وہ اپنے آپ کو مخلص نہ سمجھے۔ اسی لئے ہمارے حضرات باوجود ریاضات مجاہدات اور کمالات کے بعد بھی کہتے ہیں کہ ہمارے اندر تو کچھ نہیں۔ ہم تو کچھ نہیں۔ ہمارے حضرات فرماتے ہیں ؎

نیستیٔ ما باعث ہستیٔ ما　　　　پستیٔ ما باعث سربلندیٔ ما

جب تک عمل میں اخلاص کی روح نہ ہو تو وہ عمل غیر مقبول ہے۔

حضرت رسول کریم خاتم النبیین سید العابدین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "عبد" کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (بنی اسرائیل آیت ۱) ترجمہ: وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

اس مقام پر "بعبدہٖ" فرمایا۔ "لرسولہ" یا "بنبیہ" نہیں فرمایا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں انتہا اور کمال درجہ کی "عبادیت" تھی۔

ہمارے حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ "طریقت" ہمارے پاس لوگوں کو "شریعت" کیطرف لانے کے لیے جال ہے۔ شکاری جال ڈالتا ہے۔ اس میں کچھ مچھلیاں پھنس جاتی کچھ نکل جاتی ہیں۔ جو پھنس جاتی ہیں، ان کا پیٹ چاک کیا جاتا ہے۔ نجاست نکالی جاتی ہے۔ پھر اپنے کام میں لائی جاتی ہیں۔ اس طرح جب طالب طریقت جال میں پھنس جاتا ہے۔ تو اس کے سینہ سے تمام غیر شرعی نفسانی خواہشات اور کدورات کو ذکر الہٰی کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہے۔ اور اسے شریعت پر چلنے کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے۔ کرامات دیکھنا دکھانا مقصود نہیں۔ ہوا میں اڑنا اڑانا بھی مقصود نہیں۔ مقصد صرف لوگوں کو شریعت مقدس پر چلانا ہے۔

ہمارے حضرات فرماتے ہیں۔ زندگی کا مقصد تین چیزیں ہیں۔ ۱۔ ذکر حق۔ ۲۔ فکر حق اور ۳۔ رضائے حق۔ ذکر زبان سے، اور فکر دل سے کیا جاتا ہے۔ اور ان دونوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے۔

مسلمانو! آجکل امیر یا غریب نصاریٰ کے پیروکار ہیں۔ نصاریٰ اعداء اللہ ہیں۔ ہم نے اپنی شکلیں ان جیسی بنا رکھی ہیں۔ لباس ہمیں ان کا پسند ہے۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے اتباع کا حکم دیا ہے۔ آج ہم روزانہ داڑھی مونڈاتے ہیں۔ ہمارے تمام اعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوتے ہیں۔ یہ داڑھی مونڈانا بھی پیش ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی۔ داڑھی کے ساتھ ہماری دشمنی ہے۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: خالفوا الیھود والمشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی۔ (اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مشرکین اور یہود کے خلاف کرو، داڑھی رکھو۔ اور مونچھیں کٹاؤ۔

ہم اس حکم کے برعکس کرتے ہیں۔ [illegible] منڈوائیں گے۔ اور مونچھیں اتنی بڑی بڑی رکھیں

گے۔ کہ شکل وصورت بھی بدزیبا اور بُری معلوم ہوگی۔ حقیقتِ اسلام اور حقیقتِ ایمان تو بڑی بات ہے۔ ہم سے صورتِ اسلام بھی چلی گئی۔ آج مسلمان منکرات کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں۔ مسلمانو! ان سے بچنے کی کوشش کرو۔ ڈاڑھی مونڈنے پر پیسے خرچ کرتے ہیں۔ وہ بھی ہاتھ سے گئے اور دین بھی گیا۔ اور شکل وصورت بھی مسخ کرائی اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بھی ناراض کیا جب ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا تو پھر تجارت کا کیا ذریعہ ہے۔؟

کسریٰ بادشاہ کا قاصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو داڑھی منڈائے ہوئے تھا اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ایسا کرنے کو تجھے کس نے کہا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے آقا اور مولیٰ نے یہی حکم دیا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: ھذا امرنی ربی ومولائی۔ میرے آقا اور میرے مولیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہر وقت ڈرتے رہو۔ غیر مسلموں کی روش چھوڑ دو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کل کہے کہ تم میرے دشمنوں کی شکل بناتے تھے اور ان کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے۔ جاؤ تمہارا حشر بھی ان کے ساتھ ہوگا۔ اس وقت کیا کرو گے۔؟

مسلمانو! اسلام غریب ہو چکا ہے۔ اور ہمارے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے، صرف اسلام کا نام باقی رہ گیا ہے۔

اتباعِ حضرت رسول کریمؐ| فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے ساتھ وابستہ رکھا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران۔ آیت۔ ۳۱) ترجمہ: کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے۔

—— تو اتباع صورت میں، سیرت میں، لباس میں، رفتار، گفتار میں، عبادات میں معاملات میں، اخلاق میں اور سب چیزوں میں ہونا چاہیئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کریں۔ اور شکل وشباہت غیر اقوام کی بنائیں۔ کیا یہ محبت کی نشانی ہے۔؟ سچا محب وہ ہے جو ہر چیز میں متبع سنتِ مطہرہ ہو۔ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نام ہے اور غلامی آپؐ کے اتباع کا نام ہے۔ دنیاوی غلام اپنے آقا کے سامنے آداب سے

پیش آتا ہے۔ آقا جس کام سے منع کرتا ہے اسے نہیں کرتا اور جس کام کے کرنے کا حکم کرتا ہے وہ کرتا ہے۔ اگر وہ اس کے برعکس کرے تو کہیں گے کہ یہ غلام بڑا نکما اور نافرمان ہے۔ کیونکہ آقا کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا۔

مجنوں کو لیلیٰ کے ساتھ محبت تھی وہ اس کی محبت میں اتنا مست تھا کہ لیلیٰ جیسا لباس پہنتا اور ہر وقت زبان پر لیلیٰ لیلیٰ کا ورد تھا۔ ایک دن وہ ایک نمازی کے سامنے سے گزر گیا، نمازی نے اسے پکڑ لیا اور کہا تو میرے اور میرے رب کے درمیان کیسے حائل ہو گیا۔ مجنوں نے جواب دیا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی، میں لیلیٰ کی محبت میں اتنا مست تھا کہ میں نے نہ تجھے دیکھا اور نہ تیری نماز کو۔ مگر تو یہ تو بتا کہ تو کیسا نمازی ہے۔ تو لیلیٰ کے خالق کی عبادت کر رہا تھا، مجھے تو نے کیسے دیکھ لیا۔ اعبد اللہ کانک تراہ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ یہ ہے مقام مشاہدہ ـــ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو اتنا خیال تو ضرور کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مجنوں تو لیلیٰ لیلیٰ کہتے اتنا مست ہو گیا تھا۔ کیا اگر ہم لیلیٰ کے خالق، خالق السموات والارض کو یاد کریں گے۔ اور اللہ اللہ کریں گے تو ہمیں مستی حاصل نہ ہو گی۔ یقیناً ہو گی ـــ

مسلمانو! شریعتِ مطہرہ کو محکم پکڑو۔ صرف زبانی دعویٰ محبت نہ ہو بلکہ محبوب جیسے کام کر کے دکھاؤ ؎

وکلٌ یدعی وصالاً بلیلیٰ وليلىٰ لا تقرلهم بذالک

ہر شخص لیلیٰ کی محبت کا مدعی ہے۔ لیکن لیلیٰ کہتی ہے کہ مجنوں ہی محبت میں سچا ہے۔

لو کان حبک صادقاً لاطعتہٗ ان المحب لمن یحب مطیع

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو محبوب کی اطاعت کرتا۔ کیونکہ محب اپنے محبوب کی نقل اتارتا ہے اور اس فعل پر وہ فخر کرتا ہے۔ افسوس! آج ہم انگریزوں کی نقل کرتے ہیں۔ اور پھر امید جنت کی رکھتے ہیں۔ بوتے جو ہیں اور امید گندم کاٹنے کی رکھتے ہیں۔ ع گندم از گندم بروید، جو ز جو۔

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار۔ اے فاطمہ اپنی جان کو جہنم کی آگ سے بچانا۔ یعنی اعمال صالحہ بجا لانے میں کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت مقدس پر چلنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

■■